السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اعفاء لحیہ کا جو مفہوم لیا ہے جیسا کہ آگے بروایت ابن ھانئ آرہا ہے کیا وہ اس میں حق پر ہیں یا حدیث کے سمجھنے میں ان سے تسامح ہوگیا ہے جب کہ انھوں نے مسند میں اعفاء لحیہ سے متعلق پانچ چھ حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کے شاگرد ابن ھانئ نیسا پوری کہتے ہیں:

سَأَلْتُ اَبَا عَبْدَاللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِن عَارِضَيْهِ ؟ قَالَ : يَأْخُذُ مِنَ اللِّحْيَةِ مَا فَضَل عن الْقَبْضَةِ ، قُلْتُ : فَحَدِيْثُ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى ؟ قَالَ يَأْخُذُ مِنْ طُوْلِهَا وَمِن تَحْتِ حَلْقِهِ وَرَأَيْتُ اَبَا عَبْدَ اللّٰهِ يَأْخُذُ مِن عَارِضَيْهِ وَ مِنْ تَحْتِ حَلْقِهِ۔' مسائل الامام احمد بن حنبل لابن ہانی النیسابوری، ج:۲، ص:۱۵۱۔۱۵۲، طبع المکتب الاسلامیة

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کی بابت مختار بات یہ ہے کہ اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَالْمُخْتَارُ تَرْكُهَا عَلٰى حَالِهَا وَاَنْ لَا يَتَعَرَّضُ لَهَا بِتَقْصِيرٍ وَلَا غَيْرِهٖ۔' (فتح الباری، ج:۱۰، ص:۳۵۰'

اور امام احمد رحمہ اللہ نے جو وضاحت فرمائی ہے یہ بعض اقوال و آثار اور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وغیرہ پر مبنی ہے حتی کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ راوی حدیث توفیر لحیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل اخذ لحیہ کے بارے میں تشریح و توضیح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

(اَلَّذِی يَظْهَرُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَخُصُّ هٰذَا التَّخْصِيصَ بِالنُّسُكِ بَلْ كَانَ يَحْمِلُ الْأَمْرَ بِالْإِعْفَاءِ عَلَى غَيْرِ الْحَالَةِ الَّتِي تَتَشَوَّهُ فِيهَا الصُّورَةُ بِإِفْرَاطِ طُولِ شَعْرِ اللِّحْيَةِ أَوْ عَرْضِهِ۔' (فتح الباری، ج:۱۰، ص:۳۵۰'

یعنی جو بات ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مٹھی سے زائد ڈاڑھی کاٹنے کے فعل کو حج اور عمرہ کے ساتھ مخصوص نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان کے ہاں اعفاء لحیہ کا عمل اس حالت پر محمول تھا کہ اس سے بالوں کے طول '' وعرض میں بڑھنے سے قباحت پیدا نہ ہو۔''

صورتِ مسئولہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی تشریح بھی ایسی ہی حالت پر محمول ہوگی تاکہ رواۃ حدیث کے فہم میں مطابقت پیدا ہوسکے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب اللباس: صفحہ:475

محدث فتویٰ